سورة الانعام

آيات ١٣٨ - ١۴۴

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ
﴿١٣٨﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ
يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَ
مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَ
الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ
اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ
حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
﴿١٤٢﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ
الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ -اور انہوں نے کہا کہ یہ مویشی

وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ - اور کھیتی ممنوع ہیں

حِجر - پتھروں سے دیوار بنا کر کسی جگہ کا احاطہ کرنا، حجر ہے

دیوار روک پیدا کرتی ہے اور دیوار کا اندرونی علاقہ ممنوعہ ہوتا ہے اس سے حجر حجر میں ممنوع / ممنوعہ کے معنی

لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا - نہیں کھاتا اس کو مگر

حِجر - ہر وہ چیز جس کا کھانا شریعت نے منع کیا ہو

حُجرہ - پتھروں سے بنا مکان

مَنْ نَّشَآءُ - وہ جسے ہم چاہیں

بِزَعْمِهِمْ - ان کے گمان میں

زعم - خیال، گمان

وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ - اور مویشی حرام کیا گیا

ظُهُوْرُهَا - جن کی پشت (پر سواری)

ظهر کی جمع ظهور - پشت، پیٹھ

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ

وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ - اور مویشی، نہیں ذکر کرتے (پڑھتے)

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا - اللہ کا نام جن پر

افْتِرَآءً عَلَيْهِ - گھڑتے ہیں (جھوٹ) اس پر (اللہ پر)

اِفْتِرا - (جھوٹ) گھڑنا

سَيَجْزِيْهِمْ - عنقریب وہ بدلہ دے گا ان کو

جزَى يَجزِي ، جزاءً - بدلہ دینا

جزا- بدلہ، صلہ (جو اچھا اور برا دونوں ہو سکتے ہیں

بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ - بسبب اس کے جو وہ گھڑتے ہیں

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾

کہتے ہیں یہ جانور اور یہ کھیت محفوظ ہیں، انہیں صرف وہی لوگ کھا سکتے ہیں
جنہیں ہم کھلانا چاہیں، حالانکہ یہ پابندی ان کی خود ساختہ ہے پھر کچھ جانور ہیں
جن پر سواری اور بار برداری حرام کر دی گئی ہے اور کچھ جانور ہیں جن پر اللہ کا
نام نہیں لیتے، اور یہ سب کچھ انہوں نے اللہ پر افترا کیا ہے، عنقریب اللہ انہیں
ان افترا پردازیوں کا بدلہ دے گا

They say: 'These animals and these crops are sacrosanct: none may eat of them save those whom we will' - imposing interdictions of their own contriving. And they declare that it is forbidden to burden the backs of certain cattle, and these are the cattle over which they do not pronounce the name of Allah. All these are false fabrications against Allah, and He will soon requite them for all that they fabricate.

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ

جاہلیت کے دستور

- مشرکین عرب کی چند جاہلانہ رسوم و عقائد کا تذکرہ
- یہ جاہلانہ اور شرکیہ رسوم ان کے پروہتوں، مجاوروں اور کاہنوں نے گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کر رکھی تھیں
  - ← بعض کھیتیوں اور جانوروں کی نذر مان کر یہ پابندی لگا دیتے تھے کہ اس نذر اور نیاز کو ہر ایک نہیں کھا سکتا بلکہ اس کو وہی کھا سکتا ہے جن کے لیے ان کے پروہتوں نے ان کو جائز قرار دے رکھا ہے
  - ← بعض جانوروں پر سواری ممنوع قرار دے رکھی تھی (انہی جانوروں کی جو انہوں نے نذر کیے ہوتے)
  - ← کچھ جانوروں کے بارے میں طے کر لیتے تھے کہ ان کو جب ذبح کرنا ہے تو اللہ کا نام ہرگز نہیں لینا۔ نہ ان پر سوار ہو کر حج کرتے تھے
  - ← یہ جانور اگر حاملہ ہوتے تو جو کچھ ان کے پیٹ میں ہوتا اس کو وہ مردوں کے لیے حلال اور عورتوں کے لیے حرام سمجھتے لیکن اگر وہ مردہ حالت میں پیدا ہوتا تو سب کے لیے حلال سمجھتے تھے
- یہاں فرمایا گیا کہ یہ سب خودساختہ اور بیہودہ عقائد ہیں، ان فرضی و خیالی قوانین اور رسم و رواج کی اللہ کی طرف کوئی نسبت نہیں، یہ شرک کی وہ مکروہ ترین شکل ہے کہ اس سے شریعت مقرر کرنے اور قانون سازی کا حق جو سراسر اللہ کا ہے انہوں نے اپنے لیے مخصوص کر لیا، اللہ نے ان کو افترا قرار دیا۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ

جاہلیت کے خدو خال

- زمان و مکان سے قطع نظر جاہلیت کے کچھ خصوصیات مشترک ہیں:
  - ← دین محض عقیدے کا نام ہے یہ کوئی نظام زندگی یا اجتماعی ڈھانچہ، یا سیاسی اور اقتصادی نظام نہیں ہے جو پوری زندگی کو اپنے دائرہ اختیار میں لے سکتا ہو۔
  - ← ہر جاہلیت ایک مخصوص دنیاوی نظام قائم کرتی ہے جس میں حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ اللہ کے سوا کسی اور کے لیے ہوتا ہے اور ان کا دعوی یہ ہوتا ہے کہ وہ مذہب کا احترام کرتی ہے (دام ہمرنگِ زمین)

(یہ اس لیے کہ کوئی بھی مکمل ملحدانہ تجربہ کامیاب نہیں ہو سکا ہے - اس لیے عالم اسلام میں تحریف، تغیر اور لادینیت کا فروغ دین کے نام سے ہی کیا جاتا ہے۔ اور اس کی سب سے عمدہ مثال یہ ہے کہ دین تو بندے اور خدا کا معاملہ ہے، دین مسجد کی چار دیواری تک محدود ہو اور انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں اور گوشوں کی رہنمائی اور انسان زندگی کے لیے قوانین انسان کے اپنے بنائے ہوئے ہوں، کوئی خدائی قانون و شریعت نہیں)

- انسانوں کی یہ روش اللہ تعالیٰ کو ہر گز قبول نہیں اور اللہ پر افترا باندھنے اور اس کی جانب خود ساختہ قوانین کی نسبت دینے والوں کے لیے، اس کا عذا عنقریب پہنچے گا، سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ، سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ
- حاکمیت اور قانون سازی کا حق اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو دینا اللہ کے ساتھ شرک ہے

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ - اور انہوں نے کہا وہ جو ہے پیٹوں میں

بَطْن کی جمع بُطُوْن - پیٹ

بَطَن - چھپا ہوا ہونا

هٰذِهِ الْاَنْعَامِ - ان مویشیوں کے

خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا - خاص ہے ہمارے مردوں کے لیے

ذَكَر کی جمع ذُكُوْر - مذّکر/مرد

وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا - اور حرام کیا ہوا ہے ہماری بیویوں پر

ازواج - بیوی / شوہر (Spouse)

وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً - اور اگر وہ ہو مردہ

فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ - تو وہ (سب) اس میں شریک ہیں

سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ - وہ بدلہ دے گا ان کو ان کی صفت بیان کرنے کا

وَصْف - صفت

اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ - یقیناً وہ حکمت والا ہے جاننے والا ہے

قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّحَرَّمُوۡا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افۡتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ‌ ؕ قَدۡ ضَلُّوۡا وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ۝۱۴۰

قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ - یقیناً خسارے میں پڑ چکے ہیں وہ لوگ جنہوں نے

قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ - قتل کیا اپنی اولاد کو

سَفِهَ يَسْفَهُ ، سَفَهاً - بے عقل ہونا، بے وقوف ہونا

سَفَهًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ - احمق ہوتے ہوئے کسی علم کے بغیر

وَّحَرَّمُوۡا مَا - اور انہوں نے حرام کیا اس کو جو

رَزَقَهُمُ اللّٰهُ - رزق دیا ان کو اللہ نے

افۡتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ - گھڑتے ہوئے (جھوٹ) اللہ پر

قَدۡ ضَلُّوۡا - یقیناً وہ لوگ بھٹک چکے ہیں

وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ - اور وہ نہیں ہیں ہدایت پانے والے

وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن يَكُن مَّيْتَةً
فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ
سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾

اور کہتے ہیں کہ جو کچھ ان جانوروں کے پیٹ میں ہے یہ ہمارے مردوں کے لیے مخصوص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام، لیکن اگر وہ مُردہ ہو تو دونوں اس کے کھانے میں شریک ہو سکتے ہیں یہ باتیں جو انہوں نے گھڑ لی ہیں ان کا بدلہ اللہ انہیں دے کر رہے گا یقیناً وہ حکیم ہے اور سب باتوں کی اسے خبر ہے . یقیناً خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت و نادانی کی بنا پر قتل کیا اور اللہ کے دیے ہوئے رزق کو اللہ پر افترا پردازی کر کے حرام ٹھیرالیا یقیناً وہ بھٹک گئے اور ہر گز وہ راہ راست پانے والوں میں سے نہ تھے

And they say: 'What is within the bellies of such-and-such cattle is exclusively for our males and is forbidden to our females; but if it be born dead, they all may share in it. He will soon requite them for all that they (falsely) attribute to Allah. He is All-Wise, All-Knowing. Those who slayed their children in folly, without knowledge, and forbade the sustenance that Allah has provided them, falsely ascribing that to Allah, are utter losers; they have gone astray, and are certainly not among those guided to the right way.

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ - اور وہ ، وہ ہے جس نے پیدا کیے

اَنْشَا - پیدا کرنا

جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ - باغات چھتریوں پر چڑھائی بیلوں کے

عَرَش یَعْرِشُ ، عَرْشًا - کسی چیز پر چھت / چھپّر ڈالنا

وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ - اور نہ چڑھائی ہوئی بیلوں کے

مَعْرُوْش - (مفعول) - چھپّر یا چھت ڈالا ہوا

مَعْرُوْشات - وہ بیلیں جو چھپّروں، چھتوں اور منڈیروں پر چڑھائی جاتی ہیں (جیسے انگور اور ترکاریوں کی بیلیں)

وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ - اور کھجور کو اور کھیتی کو

نَخْل - کھجور

زَرع - اگی ہو چیز (کھیتی)

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ - مختلف ہوتے ہوئے اس کا پھل

أُكُل - میوہ، پھل، رزق

وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ - اور زیتون کو اور انار کو

رُمّان - انار

مُتَشَابِهًا - باہم مشابہ ہونے والے

مُتَشَابِه - ملتا جلتا، مشابہ

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ - اور باہم مشابہ نہ ہونے والے

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ - تم لوگ کھاؤ اس کے پھل میں سے

اِذَآ اَثْمَرَ - تم لوگ کھاؤ اس کے پھل میں سے

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ - اور تم دو اس کا حق

يَوْمَ حَصَادِهٖ - اس کی فصل کاٹنے کے دن

وَلَا تُسْرِفُوْا - اور ضرورت سے زیادہ مت خرچ کرو

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ - بیشک وہ پسند نہیں کرتا

الْمُسْرِفِيْنَ - ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے والوں کو

أَثْمَرَ يُثْمِرُ ، إثمارًا - پھل دینا (IV)

آتَى يُؤْتِي ، إيتاءً - دینا (IV)

حَصَدَ يَحْصُدُ ، حَصْدًا و حَصادًا
فصل کاٹنا، کسی چیز کو تہس نہس کرنا

حَصِيْد - کاٹا جانے والا اناج

فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ 50/9

اِسْرَاف۔ فضول خرچی، جائز ضرورت
پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ
الزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

اور خدا ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کیے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں
پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے
ہیں، زیتون اور انار کے درخت پیدا کیے جن کے پھل صورت میں مشابہ اور مزے میں
مختلف ہوتے ہیں کھاؤ ان کی پیداوار جب کہ یہ پھلیں، اور اللہ کا حق ادا کرو جب اس کی
فصل کاٹو، اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

It is He Who has brought into being gardens - the trellised and untrellised - and the palm trees, and crops, all varying in taste, and the olive and pomegranates, all resembling one another and yet so different. Eat of their fruits when they come to fruition and pay His due on the day of harvesting. And do not exceed the proper limits, for He does not love those who exceed the proper limits.

وَهُوَ الَّذِیٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ....

رکوع ۱۷ میں

- عقلی اور نقلی انداز میں مشرکین کے مشرکانہ رویے پر تنقید کی گئی ہے، نہایت جامع اور مسکت دلائل کے ساتھ ان کے تصورات کی غلطیوں اور ان کے عقائد کی خرابیوں کو واضح کیا گیا ہے
- انسانی غذاؤں اور خوراک کے حوالے سے اللہ کی نعمتوں کا ذکر ہے
- اللہ نے ایسے باغات پیدا کیے جن میں درخت اپنے سہارے کھڑے ہوتے ہیں اور ایسے بھی جن میں بیلوں کو چھتریوں پر چڑھایا جاتا ہے۔ پھلوں اور کھیتیوں کے مختلف ذائقے پیدا کیے۔ اِن نعمتوں کو کھاؤ اور اللہ کا حق یعنی عشر اسی روز دو، جس روز پھل اتارو یا کھیتی کاٹو۔ اسراف نہ کرو، اللہ کو اسراف کرنے والے پسند نہیں
- اللہ نے حلال جانوروں میں بار بردار بھی پیدا کئے اور ایسے جانور بھی جو بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ ان میں سے بھی کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ بلا دلیل ان میں سے کسی کو بھی حرام نہ قرار دو۔

وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ٘ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

عُشر

- عشر کے معنی دسواں حصہ ،یہ زمین کی پیداوار کی زکوۃ ہے، عشر کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ کا مصرف ہے
- بارانی زمینوں میں جہاں آبپاشی کا کوئی سامان نہیں صرف بارش پر پیداوار کا مدار ہے، ان زمینوں کی پیداوار کا دسواں حصہ بطور زکوۃ نکالنا واجب ہے، جو زمینیں کنووں سے سیراب کی جاتی ہیں ان کی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب
- قانون زکوۃ میں شریعت اسلام نے ہر قسم کی زکوۃ میں اس بات کو بنیادی اصول کے طور پر استعمال کیا ہے، کہ جس پیدوار میں محنت اور خرچ کم ہے اس میں زکوۃ کی مقدار زیادہ اور جتنی محنت اور خرچ کسی پیداوار پر بڑھتا جاتا ہے اسی ہی زکوۃ کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے :
- مثال کے طور پر اگر کسی کو کوئی قدیم خزانہ مل جائے، یا سونے چاندی وغیرہ کی کان نکل آئے تو اس کا پانچواں حصہ بطور زکوۃ کے اس کے ذمہ لازم ہے کیونکہ محنت اور خرچہ کم اور پیداوار زیادہ ہے، اس کے بعد بارانی زمین کا نمبر ہے، جس میں محنت اور خرچ کم سے کم ہے، اس کی زکوۃ پانچویں حصہ سے آدھی یعنی دسواں حصہ کر دیا گیا، اس کے بعد وہ زمین ہے جس کو کنویں سے یا نہری پانی خرید کر اس سے سیراب کیا جاتا ہے، اس میں محنت اور خرچ بڑھ گیا تو زکوۃ اس سے بھی آدھی کر دی گئی یعنی بیسواں حصہ ،اس کے بعد عام نقد سونا یا چاندی اور مال تجارت ہے جن کے حاصل کرنے اور بڑھانے پر خرچ بھی کافی ہوتا ہے، اور محنت بھی زیادہ، اس لیے اس کی زکوۃ اس کی آدھی یعنی چالیسواں حصہ کر دیا گیا

عشر کے بارے میں مزید تفصیل اضافی مواد کے حصے میں

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾

وَمِنَ الْاَنْعَامِ - اور (اس نے پیدا کئے) مویشیوں میں سے

حَمُولة۔ بوجھ اٹھانے والے (جانور)، گھوڑا، اونٹ، خچر وغیرہ

حَمُوْلَةً - کوئی بکثرت بوجھ اٹھانے والا

حَمَلَ يَحْمِلُ ، حَمْلاً۔ بوجھ اٹھانا

وَّفَرْشًا - اور کوئی زمین سے لگے ہوئے

وہ جانور جو وزن نہیں اٹھاتے (چھوٹی جسامت والے)، بھیڑ، بکری وغیرہ

كُلُوْا مِمَّا - کھاؤ اس میں سے جو

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ - رزق دیا تم کو اللہ نے

وَلَا تَتَّبِعُوْا - اور نہ تم پیروی کرو

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ - شیطان کے نقوش قدم کی

خُطْوات ۔ خُطْوَة کی جمع (قدم)

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ - بیشک وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ - اس نے پیدا کئے) آٹھ جوڑے

زوج : اس ایک کو کہتے ہیں جو اپنی ہی جنس سے کوئی دوسرا اس کا جفت ہو

آٹھ زوج ہیں لیکن عرف اور محاورے کی رو سے ۴ جوڑے

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ - بھیڑ میں سے دو

ضَأْنَ - دنبوں کو بکریوں سے الگ کرنا

ضَأْن (اسم جنس) : دنبہ، بھیڑ | اُون والی بھیڑ یا دنبہ

وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ - اور بکری میں سے دو

مَعَزَ - بکریوں کو بھیڑوں سے الگ کرنا

مَعَز (اسم جنس) : بکری، بکرا

قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ - آپ کہئے (پوچھئے) کیا دو مذکر کو

ذَكَرَيْنِ - ذَكَر کا تثنیہ (دو نر)

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ -اس نے حرام کیا یا دو مؤنث کو

أُنثَيَيْنِ - أُنثٰى کا تثنیہ (دو مادہ)

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِىْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ - یا اس کو لپٹیں جس پر

(ش م ل)

شَمَل - بائیں جانب لینا، کسی چیز کو کسی چیز میں لپیٹنا

اِشْتَمَلَ يَشْتَمِلُ ، اِشْتَمَالاً - کسی چیز پر پورا لپٹنا، شامل ہونا (VIII)

اردو میں : شمال، شملہ (پگڑی کا سرا جو بائیں جانب لٹکا رہتا ہے
مشتمل، اشتمالیت (کمیونزم)، شامل، شمائل، مشتملات

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ - دو مؤنث کی بچہ دانیاں

اَرْحَام ، رَحْم کی جمع (بچہ دانی)

نَبِّـُٔوْنِىْ بِعِلْمٍ - تم لوگ بتاؤ مجھ کو کسی علم (یعنی سند) سے

نَبَّأَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِيئًا (II)
خبر دینا، بتانا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ - اگر تم لوگ سچ کہنے والے ہو

وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ
اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

پھر وہی ہے جس نے مویشیوں میں سے وہ جانور بھی پیدا کیے جن سے سواری و بار
برداری کا کام لیا جاتا ہے اور وہ بھی جو کھانے اور بچھانے کے کام آتے ہیں کھاؤ اُن چیزوں
میں سے جو اللہ نے تمہیں بخشی ہیں اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن
ہے ۔ یہ آٹھ نر و مادہ ہیں، دو بھیڑ کی قسم سے اور دو بکری کی قسم سے، اے محمدؐ! ان
سے پوچھو کہ اللہ نے اُن کے نر حرام کیے ہیں یا مادہ، یا وہ بچے جو بھیڑوں اور بکریوں کے
پیٹ میں ہوں؟ ٹھیک ٹھیک علم کے ساتھ مجھے بتاؤ اگر تم سچے ہو

And of the cattle (He has reared) some for burden, and some whose flesh you eat and whose skins and hair you use to spread the ground. Eat of the sustenance Allah has provided you and do not follow in the footsteps of Satan, for surely he is your open enemy. These are eight couples, two of sheep, two of goats. Now ask them: 'Is it either the two males that Allah has forbidden or the two females, or what the wombs of the two females may contain? Tell me about this on the basis of sure knowledge, if you speak the truth.

وَمِنَ الۡاِبِلِ اثۡنَيۡنِ وَمِنَ الۡبَقَرِ اثۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ ءٰٓالذَّكَرَيۡنِ حَرَّمَ اَمِ الۡاُنۡثَيَيۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَيۡهِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ؕ

وَمِنَ الۡاِبِلِ اثۡنَيۡنِ - اور اونٹ میں سے دو

وَمِنَ الۡبَقَرِ اثۡنَيۡنِ - اور گائے میں سے دو

قُلۡ ءٰٓالذَّكَرَيۡنِ - آپ پوچھئے کیا دو مذکر کو

حَرَّمَ - اس نے حرام کیا

اَمِ الۡاُنۡثَيَيۡنِ - یا دو مؤنث کو

اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَيۡهِ - یا اس کو لپٹیں جس پر

اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَيَيۡنِ - دو مونث کی بچہ دانیاں

اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ - یا تم لوگ موجود تھے

اِبل - اونٹ

بَقَر - گائے

حَرَّمَ یُحَرِّمُ ، تَحۡرِیۡمًا - حرام کرنا (II)

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

وَصَّى يُوَصِّي ، تَوْصِيَةً (II)
وصیت کرنا

وصیت: تاکیدی ہدایت

اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا - جب تاکید کی تم کو اللہ نے اس کی

فَمَنْ اَظْلَمُ - پس کون زیادہ ظالم ہے

مِمَّنِ افْتَرٰى - اس سے جس نے گھڑا

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا - اللہ پر ایک جھوٹ

لِّيُضِلَّ النَّاسَ - تاکہ وہ گمراہ کرے لوگوں کو

بِغَيْرِ عِلْمٍ - بغیر علم کے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى - بیشک اللہ ہدایت نہیں دیتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ - ظلم کرنے والے گروہ کو

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٤﴾

اور اسی طرح دو اونٹ کی قسم سے ہیں اور دو گائے کی قسم سے پوچھو، اِن کے نر اللہ
نے حرام کیے ہیں یا مادہ، یا وہ بچے جو اونٹنی اور گائے کے پیٹ میں ہوں؟ کیا تم اُس
وقت حاضر تھے جب اللہ نے ان کے حرام ہونے کا حکم تمہیں دیا تھا؟ پھر اُس شخص
سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی طرف منسوب کر کے جھوٹی بات کہے تاکہ علم
کے بغیر لوگوں کی غلط راہ نمائی کرے یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو راہ راست نہیں دکھاتا

And likewise, of camels there are two, and of oxen there are two. Ask them: 'Is it either the two males that He has forbidden or the two females, or that which the wombs of the two females may contain? Or were you present when Allah enjoined this commandment upon you?' Who, then, would be more unjust than he who fabricates a lie against Allah that he might lead people astray without knowledge. Surely Allah never guides such a wrong-doing folk.

محمد اقبال

وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ .... ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ
ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں مشرکین کے موٴقف کا بطلان

- اسلام سے قبل عربوں کی جہالت، چوپایوں کو حرام قرار دے کر بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام، یعنی مختلف انواع و اقسام میں تقسیم کر دیا تھا۔
- یہاں یہ بتایا گیا کہ مشرکین نے جو بعض جانوروں کو محض تخمین و وہم کی بنا پر حرام قرار دیا ہے، اس کے لیے کوئی علمی دلیل موجود نہیں

(علمی دلیل یعنی کسی جاہلانہ نظام کی بنیاد پر، یا وہ جانور مضرِ صحت ہونے کی بنا پر، یا اخلاق و روحانیت پر برا اثر پڑنے کی بنا پر، یا انسانی ذوقِ سلیم پر گراں ہو)

- یا پھر کوئی نقلی دلیل پیش کرو کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں میں یا اللہ کے رسولوں نے شریعت میں انہیں حرام بتایا ہو
- مویشیوں میں سے اللہ نے آٹھ قسم کے جوڑے پیدا فرمائے اور اب یہاں مشرکین سے سوال کیا گیا ہے کہ بتاؤ ان میں سے اللہ نے کون سے نر یا مادہ، یا دونوں یا ماداؤں کے پیٹ میں جو بچے ہیں، ان کو حرام کیا ہے، یا ان میں کسی کو بارے میں فرمایا ہو کہ انہیں مرد کھا سکتے ہیں اور عورتیں نہیں کھا سکتیں؟ یہ کتنا ظلم ہے کہ جن جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے حلال بنایا ہے تم بغیر کسی دلیل کے ان کو حرام بناتے ہو۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

پھر اُس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی طرف منسوب کرکے جھوٹی بات کہے تاکہ علم کے بغیر لوگوں کی غلط راہ نمائی کرے یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو راہ راست نہیں دکھاتا

- اسلامی تعلیمات میں یہ بات نہایت بنیادی اہمیت کی حامل کہ اسلام میں حلال و حرام کا حق اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں (رسول بھی اس میں کوئی کم بیشی نہیں کر سکتے تھے)
- مشرک اقوام نے اللہ کے اِس حق میں جب اور جہاں بھی تصرف کیا اللہ نے اسے شرک کا جرم قرار دیا
- اس لیے کہ حکم دینے کا اصل حق اللہ ہی کو ہے، اسی معنی میں حاکمیت اسی کی ہے (إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ)
- یعنی اس کائنات پر اصل حاکمیت اللہ تبارک و تعالیٰ کو حاصل ہے اور اللہ کی اسی حاکمیت کے تحت ہی دنیا کے حکمران حکومت کر سکتے ہیں، یعنی خدا کے ملک میں اس کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق اس کی مقرر کردہ حدود (یعنی شریعت) کے اندر کام کرکے اس کے منشا کو پورا کرتے ہیں (اور تمام اہل ایمان برابر کے حصہ دار ہوتے ہوئے اپنے صاحب الرّائے و صاحب کردار معتمد نمائندوں کے ذریعے اپنا اختیار اور حقِ حکمرانی/خلافت کسی شخص کو سپرد کرتے ہیں ۔)
- اسلام کے برعکس عیسائیت میں سینٹ پال نے نہ صرف حلال و حرام بلکہ پوری شریعت کو ساقط کر دیا، اور ایک دین الٰہی کے اغوا (اور برناباس اور ان کے ساتھیوں کی ناکام مزاحمت) کے بعد یہ جمہور کا دین بن گیا

آیات 141 - 144

رکوع 17

- مشرکین کے مشرکانہ رویے پر تنقید، ان کے غلط تصورات اور ان کے عقائد کی خرابیوں کو واضح کیا گیا ہے
- مختلف انسانی غذاؤں اور خوراک کے حوالے سے اللہ کی نعمتوں کا ذکر ہے
- ان نعمتوں سے مستفید ہونے، ان میں سے حقداروں کو ان کا حق دینے اور اسراف سے بچنے کی تاکید
- بار برداری کے جانور اور دودھ اور گوشت کے لیے جانور بھی اللہ نے پیدا کیے، جو اللہ نے حلال اور حرام ٹھہرایا ہے اس میں ردوبدل کی سخت ممانعت
- اسلام میں حاکمیت کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو (انسانی حاکمیت صرف اور صرف اللہ کی حاکمیت کے تحت ہی وجود میں آئے گی)

اضافی مواد

Reference Material

عُشر

- عُشر کیا ہے؟

عُشر کا لغوی مطلب ہے دسواں حصہ۔ عُشر زکوۃ کی طرح ایک ایسا مقررہ حصہ ہے جو زرعی پیداوار پر دینا واجب ہوتا ہے، نصف عُشر (بیسواں حصہ) بھی اس کے اطلاق میں شامل ہے

- عُشر کے بارے میں قرآنی حکم

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ o (الأنعام- 141) کھاؤ ان کی پیداوار جب کہ یہ پھلیں، اور اللہ کا حق ادا کرو جس دن اس کی فصل کاٹو (اس لحاظ سے عشر فرض ہے)

اس میں غلّہ جات، اَجناس، پھل، اور سبزیاں سب شامل ہیں

- عُشر کے بارے میں حدیث مبارکہ میں حکم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ؛ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ. صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ (1412)
وہ زمین جسے آسمان یا چشمہ سیراب کرتا ہو یا وہ خود بخود نمی کی وجہ سے سیراب ہو جاتی ہو تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جسے کنوئیں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جاتا ہو اس کی پیداوار میں بیسواں حصہ زکوۃ ہے۔

عُشر

- عُشر کے بارے میں حدیث مبارکہ میں حکم

حضرت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو حکم دیا کہ اس زمین سے عُشر وصول کروں جو بارش کے پانی یا بلا خرچ کے پانی سے سیراب ہو رہی ہو اور اس زمین سے بیسواں حصہ وصول کروں جو رہٹ وغیرہ کے ذریعے سیراب کی جا رہی ہو۔(السنن الکبریٰ، بیہقی 4: 7491)

- عُشر کا نصاب

عُشر کا کوئی نصاب مقرر نہیں اور نہ ہی سال گزرنا شرط ہے، پیداوار کم ہو یا زیادہ اس پر عشر واجب ہے، اگر کوئی زمین سال میں تین، چار فصلیں بھی دے تو اس زرعی پیداوار پر اتنی ہی بار عُشر لازم ہوگا

- عُشر کے مصارف

عشر و زکوۃ دونوں واجب صدقات ہیں دونوں کے مصارف ایک جیسے ہیں۔یعنی ایسا مسلمان جس پر نہ زکوۃ واجب ہو اور نہ ہی غیر ضروری سامان کو ملا کر زکاۃ کے نصاب کی مالیت بنتی ہو تو ایسا شخص زکوۃ و عشر کا مستحق ہے

عُشر

- کھیتی کے اخراجات نکال کر عُشر دینا چاہیے؟

نہیں، کھیتی کے اخراجات نکال کر نہیں بلکہ پیداوار کے حساب سے عشر دینا ہے

- اجناس کے بدلے قیمت دے کر کیا عشر ادا کیا جاسکتا ہے؟

اجناس کے بدلے ان کی قیمت بطورِ عشر ادا کی جاسکتی ہے

- زمین کا عشر مالک پر واجب ہے یا مزارع (کاشت) کرنے والے پر؟

عُشر واجب ہونے کا تعلق زمین کی ملکیت سے نہیں ہے بلکہ پیداوار کی ملکیت سے ہے۔ زمین کا مالک ہونا عُشر واجب ہونے کے لیے شرط نہیں بلکہ پیداوار کا مالک ہونا شرط ہے۔ مالکِ زمین اور بٹائی کرنے والا دونوں اپنے اپنے حصہ پیداوار میں عُشر ادا کریں گے۔

- اگر زمین ٹھیکے/کرائے پر دے دی گئ ہو تو عُشر کس پر واجب ہوگا مالک پر یا کرائے دار پر؟

یہاں بھی یہی اصول کارفرما ہوگا کہ عُشر واجب ہونے کا تعلق زمین کی ملکیت سے نہیں ہے بلکہ پیداوار کی ملکیت سے ہے، اس لحاظ سے عُشر مالک پر نہیں بلکہ کرائے دار پر واجب ہوگا

عُشر - متفرقات

- اگر پیداوار کا مالک مقروض ہے تو بھی اس پر عشر واجب ہوگا، قرض کو پیداوار سے نہیں نکالا جائے گا۔
- جن چیزوں کی پیداوار مقصود ہو تو ان میں عشر واجب ہوتا ہے جیسے کپاس، گندم، چاول، چنا، مکئی، سبزی، پھل وغیرہ اور جن چیزوں کی پیداوار مقصود نہ ہو بلکہ پیداوار کے ساتھ ضمنی طور پر حاصل ہوتی ہوں جیسے گندم کا بھوسہ، مکئی کا بھوسہ، چاول کا بھوسہ یا خود بخود اگ آتی ہوں جیسے گھاس وغیرہ تو اصولاً ان میں عشر واجب نہیں لیکن اگر اس قسم کی چیزوں کی پیداوار مقصود ہو خواہ بیچنے کے لیے یا ذاتی استعمال یا جانوروں کے چارہ وغیرہ کے لیے تو ان میں بھی عشر واجب ہوگا۔
- لکڑی، گھاس اور بانس پر عُشر نہیں ہے
- گھر کے صحن وغیرہ میں سبزی یا درخت لگائے جائیں تو ان سے حاصل ہونے والی پیداوار پر عُشر نہیں، اس لیے کہ یہ چیزیں مکان کے تابع ہیں اور مکان پر عشر نہیں لہٰذا ان چیزوں پر بھی عشر نہیں۔
- اگر کوئی فصل کسی آسمانی آفت، سیلاب، تیز آندھی، طوفانی بارش، بجلی کے گرنے یا آگ وغیرہ لگنے سے تباہ ہو گئی یا چوری ہو گئی تو اس پر عشر واجب نہیں، ہاں البتہ اگر مکمل تباہ یا چوری نہیں ہوئی، بلکہ کچھ پیداوار باقی ہے تو اس کا عشر ادا کرنا واجب ہوگا۔

عُشر اور زکواۃ کا فرق

زکواۃ	عُشر
1. زکواۃ کے واجب ہونے کے لیے مخصوص نصاب متعین ہے اس سے کم ہو تو زکوۃ واجب نہیں ہوتی	1. عشر کے واجب ہونے کے لیے نصاب مقرر نہیں ہے، پیداوار کم ہو یا زیادہ اس پر عشر واجب ہے
2. زکوۃ کی ادائیگی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے	2. عُشر کی ادائیگی کے لیے پیداوار پر سال کا گزرنا ضروری نہیں ہے
3. زکواۃ سال میں ایک ہی دفعہ ادا کی جائے گی	3. پیداوار سال میں جتنی مرتبہ ہو عشر دینا ہو گا
4. زکوۃ کی ادائیگی میں عاقل اور بالغ ہونا شرط	4. عشر کی ادائیگی میں عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں
5. زکواۃ دینے والا اگر مقروض ہے تو قرض کی رقم منہا کرکے زکواۃ دی جائے گی	5. عشر دینے والا اگر مقروض ہے تو قرض کی رقم پیداوار میں سے منہا نہیں کی جائے گی
6. نصاب کی اشیاء (سونے، چاندی، نقود وغیرہ) پر ہر سال زکواۃ ہو گی (اگر آدمی صاحبِ نصاب ہو)	6. اگر پیداوار میں سے ایک مرتبہ عشر ادا کر دیا اس کے بعد وہ جنس غلہ وغیرہ اگرچہ کئی سال تک بھی آدمی کے پاس باقی رہے تو ہر سال اس کا عشر نہیں نکالا جائے گا۔